# شراب اور نشہ آور چیزوں کی حرمت اور نقصانات

الشیخ عبداللہ بن زید المحمود

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱

Scanned with OKEN Scanner

# المُسكرات وَالخمُور

## وَمَا يُترتبُ عليهامِنَ الأضرار وَالشرُورِ

# شراب اور نشہ آور چیزوں کی حُرمت اور نقصانات

الشیخ عبداللہ بن زید المحمود

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جمّوں وکشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

Scanned with OKEN Scanner

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کا شکر ہے جو اپنی اطاعت کرنے والوں اور متقی بندوں کو عزت دیتا ہے اور اپنی نافرمانی اور حکم عدولی کرنے والوں کو ذلیل کرتا ہے، جو اہل اطاعت کو اپنے پسندیدہ عمل کی توفیق دیتا ہے اور اہل معصیت کو ذلیل کر کے شیطان کو ان پر مسلط کرتا ہے۔ اور کفر و فسوق اور عصیان کو انکی نظر میں محبوب بناتا ہے اور ذکر اللہ سے انکو غافل کر دیتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا کوئی رب نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی اور رسول ہیں، اللہ نے انکو اپنی مخلوق میں سے چن لیا ہے اور اپنی نبوت اور رسالت کی تبلیغ کیلئے منتخب اور پسند کر لیا ہے ان کی طرف جو کچھ چاہا وحی کیا ہے۔ اے اللہ اپنے نبی اور رسول اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیج اور جو لوگ ان کی سنت کو مضبوط پکڑیں اور انکے طریقہ پر چلیں ان پر رحمت نازل کر۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمھارے درمیان شراب اور جوے کے ذریعہ عداوت و بغض ڈالدے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے تم کو روک دے۔ تو کیا تم باز آؤگے۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (المائدہ ۹۰)

کرو رسول کی اور احتیاط رکھو اگر تم اعتراض کرو گے تو جان لو ہمارے رسول پر صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

بعض سلف صالح کا قول ہے کہ جب اللہ کا ارشاد، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے ساتھ سنو تو اس پر پوری توجہ کرو کیونکہ اس خطاب کے ذریعہ کسی خیر کا تم کو حکم دیا جا رہا ہے اور کسی شر سے روکا جا رہا ہے۔ مسلمان جب مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور ایمان اُنکے دلوں میں راسخ ہو گیا اور عمل کے لئے ان کے اعضا و جوارح فرمانبردار ہو گئے تو اللہ نے ان کو "ایمان والوں"، کے خطاب سے پکارا۔ اسی لئے یہ خطاب صرف مدنی سورتوں ہی میں پایا جاتا ہے۔ اور مذکورہ بالا آیتیں سورہ مائدہ کی ہیں جو قرآن میں اترنے والی سب سے آخری سورہ ہے لہذا اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ اور شراب کی حرمت میں یہ آیت نص قطعی ہے، جو شخص شراب کے جواز کا قائل ہے وہ کافر ہے، اور اللہ تعالیٰ محرمات میں سے کسی چیز کو بھی حرام کرتا ہے جیسے سود، زنا، شراب خوری، تو ان میں سے سب کی مضرت واضح اور مفسدت راجح ہوتی ہے۔ اور واجبات میں سے کسی بھی چیز کو واجب کرتا ہے جیسے نماز، زکوۃ، روزہ تو اسکی مصلحت راجح اور منفعت واضح ہوتی ہے۔ اور اللہ نے شراب کو اس سے پیدا ہونے والے مختلف قسم کے نقصانات کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے کیونکہ وہ ام الخبائث اور تمام گناہوں کا مرکز، برائیوں کی کنجی اور فجور کی داعی ہے، چھپے ہوئے راز کو کھولنے والی اور عمر کو گھٹانے والی ہے۔ جسم میں مختلف قسم کی مضرت رساں چیزیں پیدا کرتی ہے۔ دولت کا خاتمہ اور خاندانی نظام کو تہ و بالا کرتی ہے اور پینے والے کے اندر مختلف قسم کے جنون اور جہالت اور لاپروائی پیدا کرتی ہے۔

آدمی بلند مرتبہ لوگوں کے ساتھ عزت وشرافت اور حسن خلق کے ساتھ گذارا کرتا ہے کہ اسے شراب کا چسکا لگتا ہے اور نشہ اس کے سر میں سرایت کر جاتا ہے۔ اسوقت وہ فضائل سے الگ ہوجاتا ہے اور بُری عادتیں اس کے اندر پیدا ہوجاتی ہیں اور اپنے اہل وعیال اور اقارب وپڑوسیوں سے بھی وحشت کرنے لگتا ہے، مصائب اس کو گھیر لیتے ہیں، خاص طور پر چہرے پر بدنمائی ظاہر ہوجاتی ہے اور گھر والوں پر اس کی وحشت طاری ہوجاتی ہے لوگ اس کے متوقع حملہ کے خوف سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں کیونکہ اس نے اپنے اندر سے اس عقل کی نعمت کو دور کر دیا ہے جس سے اللہ نے اس کو عزت دی تھی اور اب وہ دیوانہ بن گیا ہے۔ اور تعجب ہے ایک صاحب عقل شخص جنون کو کیسے پسند کرتا ہے؟ اور شراب کی مذمت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن نے اس کے دس اوصاف بتائے ہیں ان میں سے ہر ایک سے اپنے دین آبرو اور جسم کی حفاظت کے لئے دور رہنا چاہیئے۔ قرآن نے شراب کو "رجس" کہا ہے رجس نجس وخبیث چیز کو کہتے ہیں جب جسم اس نجس اور خبیث چیز سے پرورش پائے گا تو نجس وخبیث ہی ہوگا، کیونکہ غذا اور غذا کھانے والے سب برابر ہی ہوتے ہیں اور ہم شرابی کو اس کے لڑکوں بیٹیوں سے بھی دور رکھتے ہیں کیونکہ وہ اس سے متأثر اور داغدار ہوتے ہیں اور بیماری وتکالیف اور جنون وغیرہ کے شکار ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ نجس نطفہ سے بنے ہوتے ہیں جو خبیث بیج کے مانند ہے۔ اور پاکیزہ زمین اپنی سبزیوں کو اذن الٰہی سے پیدا کرتی ہے اور جو خراب ہے وہ خراب ہی کو پیدا کرتی ہے۔

پھر قرآن نے دوسرا وصف یہ بتایا کہ شراب شیطانی عمل ہے لہٰذا وہی شخص اس کو پسند کرتا ہے اور اس کے پینے کا عادی ہوتا ہے جو شیطان ہی کی طرح شیطان ہوتا ہے۔ اللہ کا دوست نہیں ہوتا۔ اور یہ بات تمہارے لئے کافی ہے کہ شیطان جو بُرے تصرفات

کرتا ہے وہ ہمیشہ فحش اور منکر کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔

شراب کا تیسرا وصف قرآن کریم نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔ فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ شراب سے دوری کے لئے مبالغہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے یعنی حکم ہے کہ شراب سے پوری طرح دور رہو یعنی شراب ایک طرف اور تم ایک طرف رہو۔ "اجتنبوہ" کا لفظ ممانعت کے لئے دعوہ سے یا اترکوہ سے زیادہ سخت ہے تاکہ تم فلاح پا سکو۔ معلوم ہوا کہ آیت اشارہ کر رہی ہے کہ شرابی فلاح سے دور اور فساد اور گناہ میں غرق رہتا ہے۔" استحوذ علیهم الشیطان فَاَنسٰهُمْ ذکر اللہ اولئك حزب الشیطان" شیطان ان پر غالب آگیا اور ان کو یاد الٰہی سے بھلا دیا یہی شیطان کا گروہ ہے۔

شراب سے ممانعت کے لئے چوتھی بات اللہ نے یہ فرمائی۔" انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر" شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کر دے شراب کی عداوت معروف و محسوس چیز ہے وہ اس طرح کہ آدمی جب شراب پی کر بدمست ہوتا ہے تو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہذیان بکتا ہے ان کے ساتھ مار پیٹ اور گالی گلوج کرتا ہے اس لئے کہ اس نے قوت عمل کو اپنے پاس سے دور کر دیا ہے۔ جس سے اللہ نے اس کو عزت دی تھی۔

انصار کی ایک جماعت جاہلیت کے زمانہ میں شراب کی حرمت سے قبل ایک شراب خانہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہاں وہ خوب شراب پی کر بدمست ہوئے اور پھر ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو کر مار پیٹ کرنے لگے۔ جب ہوش میں آئے اور نشہ دور ہو گیا تو ایک نے دوسرے کے بارے میں کہا کہ بخدا فلاں نے میرے ساتھ ایسا اسلئے

گیا کہ اس کے دل میں پہلے ہی سے میرے خلاف کینہ تھا، پھر ان کے درمیان سالہا سال تک کے لئے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی یہاں تک کہ اللہ نے اس کو اسلام اور بعثت محمد صلی اللہ علیہ کے ذریعہ بجھا دیا اور یہ آیت نازل فرمائی "واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" یاد کرو کہ تم دشمن تھے اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُشج عبد القیس سے فرمایا کہ بتاؤ یہ کیسا زخم ہے جو میں تمھارے چہرے پر دیکھ رہا ہوں اس نے کہا یا رسول اللہ! میری قوم کے ایک شخص نے شراب پیا اور نشہ میں ہوا اور اونٹ کی ایک ڈاڑھ سے مجھکو مار کر زخمی کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ شراب کو ہلاک کرے جو شرابی کیساتھ ایسا ہی کرتی ہے۔ اور ابن رجب نے لطائف کے اندر ذکر کیا ہے کہ ایک شخص شراب پیا کرتا تھا اور اس کی ماں اس کو پینے سے منع کرتی تھی ایک دن وہ تنور گرم کر کے بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکا بیٹا شراب کے نشہ میں مست ہو کر آیا اور اپنی ماں کو تنور میں اُٹھا کر پھینک دیا اور وہ جل گئی۔

یہ تو شراب کی عداوت کا ذکر تھا۔ رہی جوے کی عداوت تو جواڑی جب اپنے ساتھی پر غالب آجاتا ہے اور اس کا مال غبن کر لیتا ہے تو وہ اس کی عداوت اور بغض کو اس مال کے چھن جانے کی وجہ سے جو اس کے نزدیک اس کے گھر کی بنیاد اور خلاصہ ہوتا ہے، اس کی عداوت کو دل میں چھپا لیتا ہے، اور یہ عداوت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ یہ باطل کے ذریعہ اس کا مال کھا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے ہر اس عمل سے منع فرمایا ہے۔ جو مسلمانوں میں عداوت اور بغض کا سبب بنے۔

اور اللہ کا فرمان "ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ"، یعنی شراب ذکر اللہ اور نماز سے روکتی ہے۔ یہ ایک حقیقی اور تجربہ سے جانچی ہوئی بات ہے کہ شراب اللہ کی یاد

Scanned with OKEN Scanner

اور نماز سے روکتی ہے۔ اسی لئے کہ تم شرابی اور جواڑی کو بہت کم مسجدیں پاؤگے کیونکہ وہ اپنے حال میں غافل اور بے سدھ رہتے ہیں۔ شیطان ان پر قابض ہو کر اللہ کی یاد سے ان کو غافل کر دیتاہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر وہ نماز کے پابند ہوتے تو نماز اُن کو اِن بُری باتوں کے کرنے سے ضرور روک دیتی۔ کیونکہ نماز فحش و منکر سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

نیز فرمایا۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اگر تم اس حکم سے پھرے تو ہمارے رسول پر کھول کر پہنچا دینا ہی کافی ہو۔ ان آیات سے بڑھ کر زجر د توبیخ کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اور ان کو سختی سے منع کیا کہ محرمات کا ارتکاب اور اس کی اطاعت ترک کر کے حکم الٰہی کی اطاعت کریں اور یہ آیت شراب نوشی کی حرمت کی تاکید کے سلسلے میں ہے، کیونکہ شراب ہر بُرائی کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان سخت مہلک جرائم سے ممانعت کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد فرمایا: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ یعنی کیا تم اس سے باز آتے ہو۔ تو جو شخص سُن کر باز آیا اُس نے اچھا کیا۔ اور اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کی نفرت و کراہت کے جذبے کے تحت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر لبیک کہتے ہوئے فرمایا "ہم باز آئے، ہم باز آئے" نیز یہ بت پرستی اور جوئے کے ہم پلہ ہے۔

انصار کی ایک جماعت شراب کی حرمت سے قبل ابو طلحہ کے گھر میں شراب پینے کی نیت سے جمع تھی۔ باہر انھوں نے شور سُنا۔ ابو طلحہ نے انس ابن مالک سے کہا دیکھو کیسا شور ہے۔ وہ نکلے اور آکر کہا یہ رسول اللہ ؐ کا منادی ہے جو اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام کر دی گئی۔ اس وقت پیالے لوگوں کے ہاتھوں میں تھے، سنتے ہی پیالے دیواروں پر پھینک کر توڑنے لگے اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے اللہ اور اس کے رسول کے لئے سمع و طاعت

ہم پر فرض ہے۔ پھر وہ لوگ بازار میں نکلے اور جہاں جہاں شراب کے مٹکے تھے انھیں وہ ہتھوڑیوں سے توڑتے جاتے تھے یہاں تک کہ شراب کی نالیاں بہنے لگیں۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ آج سے قبل ہم اس شراب کی بڑی عزت کرتے تھے، اور جب اللہ نے اسے حرام کردی تو اس کی خرید و فروخت اور ہر چیز کو بھی حرام کر دیا جو اس کے پینے کا باعث بنے اور ابوطلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کچھ یتیم انکی پرورش میں ہیں جنکی ملکیت میں شراب ہے کیا وہ اس کو سرکہ بنا دیں آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر لعنت فرمائی اور اس کے کشید کرنیوالے پر، بنوانے والے پر پلانے والے پر اور پینے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کے پاس اُٹھاکر لیجائی جائے اس پر، ان سب پر یکساں لعنت ہے کیونکہ یہ لوگ اس حرام وبیہودہ کام میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ شراب کی قباحت کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمارے لئے کافی ہے" لا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن" (بخاری ومسلم) شرابی شراب پینے کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جس کو شراب پینے کی عادت پڑجائے اور اس کی محبت جاگزیں ہوجائے تو پھر اس کو چھوڑنا یا اس سے توبہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے جب بھی اس کے سر میں درد ہوگا تو وہ شراب پی لے گا۔ جیسا کہ کہا گیا کہ میرا علاج اس چیز سے کرو جو میرے لئے بیماری ہے۔ لیکن ہم اس بات اور عقیدہ کو صحیح نہیں مانتے کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ عمل اس کے خلاف ہے اس لئے کہ نفس کا کام صاحب نفس ہی کرتا ہے لہذا مضبوط ارادہ اور سچا عزم ہو تو شراب نوشی ترک کرنا اور اس سے توبہ کرنا بہت آسان ہے کیا تم نے صحابہ کرامؓ کو نہیں دیکھا کہ جاہلیت کے زمانے میں بچپنے سے بڑھاپے تک کس طرح وہ شراب کی محبت میں پروان چڑھے تھے لیکن اسلام لانے اور ان کے دلوں میں اسکے

راسخ ہو جانے کے بعد وہ اس سے تائب بھی ہو گئے اور اسکو ترک بھی کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ راسخ ایمان بندگی کرنے کے لئے بھی سب سے مؤثر طاقت ہے۔ اور منکرات کے ارتکاب سے رکنے کیلئے بھی موثر طاقت ہے، اور قابل تعریف صبر وہی ہے جو اللہ کی اطاعت پر جما دے اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے۔ یہی نہیں بلکہ صحابہ تو ان شہیدوں پر بھی افسوس کرتے تھے جو شراب کی حرمت سے قبل شراب پیتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا "لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصالحات"، اس لئے کہ قوانین تو اعلان کے بعد ہی لاگو ہوتے ہیں ان صحابۂ کرام کے لئے مشروب کا چھوڑنا مشکل نہیں ہوا کیونکہ ایمان منکرات کے ارتکاب اور نشہ آور چیزوں کے استعمال سے رکاوٹ کے لئے سب سے بڑی طاقت ہے۔ ۵

ولن ترجع الانفس عن غیها　　مالم یکن منها لها زاجر

نفس اپنی گمراہی سے اسوقت تک باز نہیں آ سکتا　　جبتک کہ اس سے اس کو کوئی روکنے والا نہ ہو

اور اللہ تعالیٰ نے نفس اور شہوت اور رہوئی کو مغلوب کرنے کے لئے روزہ کو مشروع قرار دیا اور روزہ دار پر کھانے، پینے، جماع، شراب وسگریٹ وغیرہ خواہشات حرام کر دی ہیں اور روزہ دار اُن پر صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر مسلمان کو اس بات کے لئے مارا پیٹا جائے کہ رمضان کے دن میں وہ افطار کو مباح کرے تو وہ ہرگز نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ مومن اپنے نفس پر تقویٰ کی لگام لگائے رکھتا ہے اور گمراہی و ہلاکت کے مواقعات سے اس کو روکتا ہے۔ یہاں تک کہ نفس اللہ کی اطاعت اور اس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رک جانے پر صبر کا خوگر اور عادی ہو جاتا ہے، اور نفس اپنے مالک کے تابع ہوتا ہے۔ اگر مالک اس کو مختلف خواہشات کا لالچ دلائے اور حرام چیزوں کے کھانے اور پینے کے لئے لگام ڈھیلی کر دے تو نفس حریص اور خواہشمند بن جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

لیکن اگر اس کو تقویٰ کی لگام سے باندھے رہے اور ہلاکت اور گمراہی کے گھاٹ سے اس کو روک کر رکھے تو وہ تسلی کرتا ہے اور اپنے مالک کا فرمانبردار ہو جاتا ہے ؎

وما النفس الاحیث یجعلها الفتی ۔۔۔ فان اطمعت تاقت والا تسلت

اور نفس کو جہاں آدمی رکھیگا وہیں رہیگا اگر اسکو ۔۔۔ لالچ دلائیگا تو شوق کرے گا نہیں تو تسلی کریگا

قد افلح من زکاها وقد خاب ۔۔۔ کامیاب ہوا وہ جس نے نفس کو صاف کیا اور

من دسّٰها۔ ۔۔۔ ناکام ہوا وہ جس نے اسکو خراب کیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اس کو عقل دے کر سب حیوانوں پر فضیلت بخشی اور اس کے اندر کان، آنکھ کو جوڑ دیا تاکہ اس سے اس کی صلاحیت پوری ہو جائے اور وہ اپنے منافع کو حاصل کر سکے اور نقصانات سے دور رہ سکے۔ لیکن جب وہ نشہ آور چیزوں کے نقصانات میں اس بناء پر مبتلا ہو جائے کہ جان بوجھ کر اس کی شہوت اس کی عقل پر غالب آگئی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ وہ عقل صحیح کا مالک ہی نہیں ہے۔ اور اس نے اندھے پن کو ہدایت پر ترجیح دی ہے اور عقل کو عقل اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو سمجھتا ہے یا اس لئے کہ وہ صاحب عقل کو فرائض اور فضائل کا پابند کرتی ہے اور برے اخلاق اور کمینہ پن سے باز رکھتی ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے۔

والعقل فی معنی العقال و لفظه ۔۔۔ فالخیر یعقل والسفاه یحله

اور عقل عقال کے معنی میں ہے ۔۔۔ یعنی خیر اسکو بند کرتا ہے اور کمینہ پن اسکو کھول دیتا ہے

یعنی عقل عقلمند کو بھلائی کے کرنے اور برائی سے رکنے پر پابند کرتی ہے اور بیوقوفی اس بندھن کو کھول دیتی ہے، اور بیوقوف کو طرح طرح کی گمراہی، جہالت اور شراب خوری وغیرہ کی برائیوں میں بھٹکتا چھوڑ دیتی ہے۔

ومن یرد الله فتنته فلن تملك له ۔۔۔ اور اللہ جس کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو وہ

من الله شیئاً" — اللہ کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکے گا۔

قبحا لها تيك العقول فانها — عقال على اصحابها وعقاب

بڑی قباحت ہے ان عقلوں کے لئے جو — اپنے مالک پر بندھن اور عذاب ہیں

اور سگریٹ نوشی سے بچنے کے لئے بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے جو جسم کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے اور سگریٹ تمباکو کا نام ہے خواہ وہ سگریٹ کی شکل میں ہو یا حقے کی، اور دنیا بھر کے بڑے بڑے اطباء نہایت سختی کے ساتھ سگریٹ نوشی سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ اس کے نقصانات کو اچھی طرح جانتے ہیں، تمباکو نوشی صحت کو بیکار کر دیتی ہے اور بیشمار قسم کی بیماریوں کو جنم دیتی ہے انہیں وجوہات کیوجہ سے اکثر علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ لہذا ہر عقلمند کا فرض ہے کہ خود کو تمباکو نوشی سے بچائے اور اگر وہ اسمیں مبتلا ہو تو اس سے توبہ کرے تاکہ اس کی صحت محفوظ رہے اور اس کے بال بچے بھی اس سے بچیں۔ کیونکہ وہ لوگ اسی کے طور طریقہ پر چلیں گے اور اس کی سیرت کی اقتداء کریں گے۔ اور اس زمانہ میں طب جدید نے بھی اس کے نقصانات اور برے نتائج کی تحقیق کی ہے کہ وہ پینے والوں کو بہت جلد خراب کر دیتی ہے۔ اور کچھ اطباء نے تو اسے سانپ سے تشبیہ دیا ہے جو آدمی کے جسم سے لپٹا ہوا ہو۔ ؎

مفتر الجسم لا نفع به ابدا — بل يورث الفقر والاسقام في البدن

تمباکو نوشی جسم کو سست کرتی ہے اسکا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ فقر اور جسم میں بیماریوں کو پیدا کرتی ہے۔

تبا لشاربه كيف المقام على — ما ريحه تشبه السرجين من عطن

اس کا پینے والا ہلاک ہو وہ کس طرح اس بدبو کو — برداشت کرتا ہے جو بالکل گوبر کی طرح ہے

ولا يغرنك من في الناس يشربه — الناس في غفلة عن واضح السنن

جو لوگ اس کو پیتے ہیں ان سے دھوکہ مت کھاؤ — اسلئے کہ وہ لوگ واضح حدیثوں سے غافل ہیں

Scanned with OKEN Scanner

یقضی علی المرء فی ایام محنته　　حتی یری حسنا ما لیس بالحسن

یہ مشکلات کے دنوں میں آدمی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس چیز کو بھی اچھا سمجھنے لگتا ہے جو اچھی نہیں ہے۔

صحت اور زندگی کے مصنف ڈاکٹر آئی۔ ایس سلمون نے کہا کہ لوگ مختلف علاقوں میں دو بری عادتوں کے غلام بن گئے ہیں جو تنفس کے نظام کو بری طرح خراب کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ دونوں تمباکو نوشی اور ردی مشروبات اور نشہ آور چیزوں کا استعمال ہے۔ اور تمباکو کا دھواں تنفس کے نظام میں سے ہر عضو کو تکلیف پہنچاتا ہے اور سانس لینے کی نالیوں میں جلن پیدا کرتا ہے اور خاص طور پر ناک، حلق اور ہوا کی نالیوں میں جس سے کھانسی پیدا ہوتی ہے اور دونوں پھیپھڑوں کے پردوں کو بری طرح پھاڑ ڈالتی ہے۔ اس طرح کہ وہ اُن میں تپ دق اور مہلک امراض پیدا کرتی ہے جن کی ہلاکت کا دور کرنا مشکل ہے اور اطباء جانتے ہیں کہ جو لوگ شراب اور تمباکو پیتے ہیں وہ پھیپھڑوں کے التہاب کو آسانی سے پیدا ہونے کا موقع دیتے ہیں اور ان امراض سے شفا پانا سخت مشکل ہے اور یہ کھلی ہوئی یقینی دلیل ہے اس نقصان پر جس کا سبب شراب اور تمباکو نوشی ہے اور کاش کہ شراب اور تمباکو کے نقصانات صرف پھیپھڑوں ہی تک رہتے لیکن وہ تو ان سے بڑھ کر جسم کے تمام اعضاء تک پہنچ جاتے ہیں۔

آجکل نصاریٰ نے شراب اور تمباکو نوشی کے خلاف سخت عداوت اور جنگ شروع کر رکھی ہے اور وہ ان نقصانات کو مسلسل نشر کر رہے ہیں جو ان سے پیدا ہوتے ہیں جن سے بچنا اور نفرت کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ انھوں نے بڑی سختی سے شراب یا تمباکو نوشی کے متعلق تمام پروپیگنڈوں کو روک دیا ہے۔ نہ وہ تختوں پر لکھنے دیتے نہ ٹیلیویژن اور سینما میں۔ اسی کے ساتھ انھوں نے سگریٹ بنانے والی تمام کمپنیوں کے لئے یہ بھی ضروری کر دیا ہے

کہ وہ سگریٹ کی ہر ڈبیہ پر یہ عبارت لکھے "سگریٹ پینا چھوڑ دو، کیونکہ وہ تمہاری صحت کیلئے مضر ہے"۔ اور جن پر نہیں لکھا جاتا وہ روک دیئے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ سگریٹ انکے یہاں بہت کم ہو گئی ہے کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

جب تمباکو نوشی اس کے نقصانات اور بُرے انجام کا حال یہ ہے تو وزارۃ التربیۃ والتعلیم ورعایۃ الشباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ مدارس میں ہر ایک کے لئے سگریٹ نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کر دیں۔ ایسا مدارس کے احترام کے لئے کیا جائے جیسا کہ لوگ عام طور پر مساجد میں سگریٹ نہ پی کر ان کا احترام کرتے ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس طرح سگریٹ نوشی کم اور ختم ہو جائے۔ اور مدارس کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ نوجوانوں کو ان چیزوں کی تعلیم دی جائے جو اُن کے لئے مفید ہو اور ان چیزوں سے روکا جائے جو ان کے لئے مضر ہوں اور سگریٹ نوشی بھی انہیں میں سے ہے۔

خاص طور پر اساتذہ کے لئے تو بہت ضروری ہے کیونکہ جب وہ طلبہ کے سامنے سگریٹ پیئں گے تو ان کی طرف سے اس کے جواز کی تعلیم ہو گی اور اس کے ارتکاب کا کھلا ہوا پروپیگنڈہ ہو گا۔ کیونکہ عملاً تعلیم زبانی پروپیگنڈہ کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اور استاد اپنے شاگردوں کے لئے پیشوا ہوتے ہیں اور طلبہ کا اپنے اعتماد ان کے قول و عمل سے متاثر ہونے کا بڑا سبب ہے۔ اس لئے کہ تلامذہ کا تعلق اساتذہ کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا جسم کے تمام اعضاء کا زبان کے ساتھ۔ زبان کے بارے میں سب اعضاء کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈر اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ وہ مشروبات جو مباح اور مفید ہیں اور جسم اور عقل کی صحت کو بڑھاتے ہیں۔ وہ ان خبیث مشروبات سے آدمی کو بے نیاز کر دیتے ہیں جن کا ضرر ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ کہا گیا کہ کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ لہذا

اس کا پرستار نہ اس کے خلاف کچھ سنتا اور نہ دوسروں کے لئے اس کی تکلیف وایذاء کا خیال کرتا

اور جہنم خواہشات سے گھیر دی گئی ہے۔

والنفس کالطفل ان تترکہ شب علی حب الرضاع وان تفطمہ ینفطم

اور نفس بچے کی طرح ہے اگر تم اسکو چھوڑ دوگے تو دودھ پینے کی محبت پر وہ مستعد رہے گا۔ اگر چھڑا دوگے

تو چھوڑ دے گا۔

کیا تمھیں معلوم ہے کہ کتاب وسنت کے ذریعہ کونسی شراب حرام کی گئی ہے یہ ہر وہ چیز ہے جس کی بڑی مقدار اگر نشہ آور ہے تو تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اور شراب چاہے جس چیز کی ہو جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کو منھ بھر کے پینا بھی حرام ہے۔ یہی وہ شرعی معیار ہے جس سے حرام شراب کو پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے کہ شراب تو چھوہارے کی بھی بنتی ہے اور انگور کی بھی اور جو اور چاول کی بھی۔ اور نئے نئے مشروبات سے بھی بنائی جاتی ہے جس کا لوگ کوئی نام نہیں رکھتے۔ لہذا تم یہ نہ بھولنا کہ جو چیز بھی بڑی مقدار میں نشہ آور ہو اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے چاہے وہ شراب کسی چیز کی ہو۔ یہاں تک کہ اگر کسی چشمہ کا پانی بھی پینے سے نشہ پیدا کرتا ہو تو اسی شرعی میزان کا اعتبار کرکے ہم اس کو حرام شراب کا حکم دیں گے۔

جس چیز کو لوگ بیئر کہتے ہیں جسیں الکوحل نہیں ہوتی وہ بھی یقیناً شراب ہے۔ کیونکہ حرام شراب کے تمام اوصاف اس پر چسپاں ہوتے ہیں۔ چنانچہ جانچ اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس کے دو گلاس پینے سے نشہ ہوتا ہے۔ اور یہ ایک صحیح ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور بیئر کی بوتل پر یہ لکھنا کہ "بیئر بغیر الکوحل" ہے۔ عوام میں اس کو رواج دینے کے لئے ایک فریب و دھوکہ ہے۔ ورنہ اس میں نشہ آور الکوحل ضرور رہتی ہے۔ جو قطعاً حرام ہے اور وہ بالکل شراب کے حکم میں ہے۔ یہی حکم تریاق، حشیش، اور دوسرے نشہ آور

نئے مشروبات کا بھی ہے ان تمام مشروبات میں ہم کو اس شرعی میزان کو یاد رکھنا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے[1]، مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ وَھُوَ خَمْرٌ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ،، جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اور اس نشہ آور چیز کا حکم شراب کا ہے چاہے جس چیز سے بنی ہو،

شراب اس لئے حرام کی گئی کہ اس سے مختلف قسم کے نقصانات پیدا ہوتے ہیں اسکا نقصان روح ، عقل ، جسم نسل اور مال و صحت اور سوسائٹی سب پر پڑتا ہے، اس سے عمر گھٹتی ہے اور وہ اسرار کا پردہ فاش کرتی ہے اور اس سے مختلف قسم کے نقصانات اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عقل کو اس کے اصلی مقام سے ہٹا کر ظلم و سرکشی کی طرف لیجاتی ہے اور تکبر اور فسق و عصیان کی انتہا تک پہونچا دیتی ہے۔ اس طرح کہ ایک گرے پڑے معمولی آدمی کو دیکھکر ایسا لگتا ہے کہ وہ بڑا زبردست حاکم و فرمانبردار بن گیا ہے، جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

فنشربها وتتركنا ملوكا وَاسداً لاينهنها اللقاء

جب ہم پی لیتے ہیں تو تم ہکو اس حالت میں چھوڑتے ہو کہ ہم بادشاہ اور شیر ہیں جس سے ملاقات کی ہمت نہیں کیجا سکتی

اس کے بعد شرابی انھیں خیالات میں مست ہو کر گھر لوٹتا ہے اور اپنے اہل وعیال اور عوام الناس کو مارتا پیٹتا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے اسطرح اسکا خوف اور وحشت گھر والوں پر بیٹھ جاتی ہے۔ لوگ اس کے دبدبہ سے ڈرنے لگتے ہیں کیونکہ اس نے اس عقل کی نعمت کو

---

[1] مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس چیز کی بڑی مقدار نشہ آور ہو اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، اور بخاری و مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ اللہ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ انگور، کھجور، شہد، جو اور گیہوں سے اور شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

Scanned with OKEN Scanner

ختم کر ڈالا ہے جس سے اللہ نے اس کو عزت دی تھی اور خود کو پاگلوں میں شامل کر لیا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک عقلمند پاگل پن کو کیسے پسند کرتا ہے، اگر وہ نشہ کی حالت میں گاڑی چلاتا ہے تو اس سے تکلیف اور سخت جنگ جدال کا ظہور ہوتا ہے۔ یہی اسباب ہیں جنکی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ شراب پر بھڑکا آپ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے شراب پر، اس کے پینے والے پر، پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر، کشید کرنے والے پر، کرانے والے پر، اٹھانے والے پر، جسکی طرف اٹھایا گیا اس پر" یہ سب لوگ لعنت میں گرفتار ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا۔

جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گردش میں ہو۔ (طبرانی)

نیز فرمایا:۔

آخر زمانہ میں لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام دوسرا رکھیں گے۔"

لیکن نام اشیاء کی حقیقت نہیں بدل سکتے۔

نیز فرمایا:۔

اس امت کے کچھ لوگ لہو ولعب اور شراب نوشی میں رات گذاریں گے صبح اٹھیں گے تو مسخ ہو کر بندر اور سور بن جائیں گے۔ (احمد و بیہقی)

اور یہ مسخ صوری ہوگا، یعنی بندر اور سور کے اخلاق میں تبدیل ہو جائیں گے، ایک دوسرے پر سوار ہوگا۔ اور ان سے مروت، غیرت، حیاء، اور عفت اور حسن خلق ختم ہو جائے گا اور اس مسخ کا نشان ان کی پیشانی اور اخلاق پر ظاہر ہوگا، صاحب نظر لوگ اس کو پہچان لیں گے۔ کبھی کبھی یہ مسخ حقیقتاً بھی ہوگا۔ جیسا کہ ان سے پہلے والوں کے ساتھ ہو چکا ہے

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا شراب دوا ہو سکتی ہے؟
آپ نے فرمایا۔ "وہ دوا نہیں بیماری ہے۔" (ابو داؤد و مسلم)

کتنے تعجب کی بات ہے شراب میں اتنی مصیبتیں اور نقصانات ہیں پھر بھی اس کی محبت اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔ اور اس کا چاہنے والا اس کے نقصانات کو محسوس نہیں کرتا نہ اس کے ذریعہ دوسروں کو پہنچنے والی تکالیف کا خیال کرتا ہے۔ ~

سکران سکر هوی وسکر مدامة　　فمتی افاقة من به سکران

بدمست خواہشات سے بدہوش ہے دوسرا پینے کا بدمست ہے۔ اس کو کب افاقہ ہو سکتا ہے جو ہمیشہ نشہ میں رہتا ہو ورنہ اس کا نقصان تو روح اور جسم مال اور اولاد عزت و آبرو سب کو پہنچتا ہے۔ کتنی نعمتیں برباد کیں اور کتنی سزائیں جھیلیں اور کتنے گھر ویران کئے اور کتنے تجار کو فقیر بنایا، اور کتنی صحیح عقل، عدل اور حسن تدبیر اور کمال فکر سے جہالت اور خیال اور بڑے فسادات کی طرف منتقل ہوئیں۔ انھیں اسباب کی بنا پر بہت سے مشرکین عرب نے جاہلیت میں شراب اپنے اوپر حرام کرلی تھی، اسلام کے حرام کرنے سے پہلے ہی ان میں سے ایک کا کہنا ہے کہ میں کس طرح وہ شراب پیوں جو میری عقل کو ضائع کرتا ہے اور مجھ کو پاگل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ نصاری بھی اپنے کفر اور ضلالت کے باوجود اجتماعات پر اجتماعات منعقد کر رہے ہیں کہ نشہ آور چیزوں کو حرام کرنے پر بحث کی جائے۔ جب انھوں نے لڑکیوں اور لڑکوں کے اخلاق کی تباہی اور شراب کے ہاتھوں گھروں اور خاندانوں کی ویرانی کا مشاہدہ کیا۔ لیکن وہ اس کے روکنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کی تربیت ہی شراب کی محبت کے ماحول میں ہوئی ہے اگرچہ وہ مکمل شراب بندی میں کامیاب تو نہیں ہو سکے لیکن وہ اس کو کم سے کم مقدار میں پینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک گلاس جس کو ان میں سے کوئی پیتا ہے تو اس کو انگوٹھے کی ایک انگلی کے برابر ہی سمجھتا ہے، اور کتنے تو ایسے ہیں جنھوں نے اس سے مکمل توبہ کرلی۔

Scanned with OKEN Scanner

اور بہت سے ڈاکٹروں نے شراب کے نقصانات پر لکھا ہے۔ قانونی عدالتیں، حوادث و جرائم اور شراب سے پیدا ہونے والی برائیوں اور خبروں سے بھری پڑی ہیں اور شراب رشتہ داری اور زوجیت کی محبت کے خاتمہ کا بھی بڑا سبب ہے۔ علماء اور امراء اور وزراء اور مجالس شوریٰ کا فرض تھا کہ وہ اپنے دین اور وطن کی سرحدوں کے محافظ بن جاتے اس کی حفاظت کرتے کہ اس میں فساد اور اخلاق کو تباہ کرنے والی چیزیں داخل نہ ہونے پائیں اور خاص طور پر عورتوں اور بچوں کے لئے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کمی کی اور اپنے وطن کی حفاظت کو چھوڑ دیا اور شرابیوں کو شرابیوں، اور دکانوں تک بیچنے کی چھٹی دے دی۔ اس طرح شراب ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھ میں ملنے لگی۔ اس وقت انھوں نے اس کو الوداع کہا اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ سب کے سب اس کے جرم اور گناہ میں غرق ہو جائیں گے اور زندگی بھر اس کی بیماریوں اور نقصانات کے غلام رہیں گے۔ پھر ایک دوسرے کی پیشوائی بھی کرے گا، یہاں تک کہ سب کے سب اسی میں ڈوب جائیں گے۔ اور ڈھکیلنا اُٹھانے سے آسان ہے۔ اور اس سے بچنے کی تم میں طاقت نہیں، اور اگر اللہ ایک دوسرے کو دفع نہ کرتا رہے تو زمین فساد سے بھر جائے۔" اور اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی کی سزا کوڑا مارنا اپنے نبی پر مشروع فرمایا تاکہ اس حد کا اجراء شراب نوشی جیسے جرم سے باز رہنے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو، کیوں کہ اس قسم کے تمام جرائم کے خلاف جنگ کر کے ان کو مٹانا اور سوسائٹی کو ان سے پاک کرنا اسلام کا بنیادی مقصد ہے اور اسی لئے اللہ نے خون کی حفاظت کے لئے قصاص، اور نسب و آبرو کی حفاظت کیلئے زنا کی سزا (رجم) اور مال کی حفاظت کیلئے چور کا ہاتھ کاٹنا مشروع فرمایا ہے، تاکہ امن قائم رہے اور ظلم و زیادتی کا دروازہ بند ہو جائے، اور شراب خوری کی سزا کوڑے مارنا اس لئے مشروع فرمایا تاکہ عقل و روح اور جسم و سوسائٹی سب کی

حفاظت ہو سکے۔ اس بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (النور ۲)

یعنی اور نہ پکڑے تم کو ان کے سبب نرمی اللہ کے دین کے بارے میں اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔

اور زنا کی حد کے بارے میں فرمایا۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (النور ۲)

اور ان کی سزا کی جگہ مومنوں کے ایک گروہ کو حاضر رہنا چاہیئے۔

اور کوڑے مارنے کے بجائے جیل کی سزا دینا یا قید کی مدّت کو بڑھا دینا اور حد جاری کرنے کے بجائے مالی جرمانہ کرنا سزا کا بدل نہیں ہو سکتا، اس لیئے کہ کوڑا مارنا جُرم کا حقیقی کفارہ ہے جس سے مجرم کو جرم کے دوبارہ ارتکاب کی ہمت نہیں ہوتی اور عوام الناس بھی اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ نیز جیل کی سزا سے مجرم کے معصوم، بے گناہ اہل وعیال کو نقصان پہونچتا ہے۔ لیکن کوڑا مارنے کی سزا صرف مجرم کی حد تک محدود رہتی ہے۔ اور اس لیئے بھی کہ کوڑا مارنے میں مجرم کی رسوائی بھی ہے اور جو اپنی عزت نہیں کرتا اسکی عزت نہیں کرنی چاہیئے اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسکو کوئی عزت دینے والا نہیں اور جس زمین میں حد قائم کی جاتی ہے وہاں والوں کیلئے یہ حد وہاں چالیس دن بارش سے بہتر ہے اور اس لئے بھی کہ حد کے قائم کرنے سے سوسائٹی کی اصلاح ہوگی اور اس میں خرابیاں کم ہوں گی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی سزا چالیس کوڑے مقرر کی ہے۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی چالیس اور حضرت عمرؓ نے اسّی۔ اور یہ سب مسنون ہے۔ اور حضور نے فرمایا "جو شراب پیئے اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پھر پیئے تو کوڑے مارو اور سہ بارہ پھر پیئے تو کوڑے مارو" اور آپ نے فرمایا "جو شخص حدود اللہ میں سے کسی حا

کے مقابل اپنی شفاعت کو پیش کرے تو وہ حکم الٰہی کی مخالفت کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ" تلك حدود الله فلا تعتدوها" یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور حدود اللہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ لہٰذا حد کے جاری کر دینے سے اس گناہ کا کفارہ بھی ہو جاتا ہے اور اس کے دوبارہ ارتکاب سے تنبیہہ بھی ہو جاتی ہے اور دوسروں کے لئے بھی نصیحت ہو جاتی ہے۔ اور بہتر وہ آدمی ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے۔ اور حد کے اجراء سے اس جرم کی اشاعت بھی کم ہو جاتی ہے اس لئے کہ حد اپنے اثر و انجام کے اعتبار سے لوگوں کے لئے رحمت ہے خواہ لوگ اس کو عذاب سمجھیں۔ دشمنان اسلام جو حد کے اجراء کو سنگدلی اور بربیت سمجھتے ہیں یہی لوگ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مجرم اور مجرموں سے چشم پوشی کر کے جرم کو بڑھانے کا سبب بنتے ہیں۔ اور ان کی نرم دلی دنیا کو فساد سے بھر دیتی ہے۔ اس لئے کہ جو شخص سزا سے بچا وہ بے ادب ہوا۔ اور لاٹھی نافرمان کی تنبیہہ ہے۔ یہی لوگ ہمیشہ مسلمانوں کو ان عیوب کے ساتھ متہم کرتے ہیں۔ پھر یہی لوگ ان ایٹم بموں کو بناتے ہیں جو کروڑوں آدمیوں کی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں۔ جنہیں بے گناہ بوڑھے، بوڑھیاں، حاملہ عورتیں بچے اور جانور بھی ہیں اور یہ کھیتی اور نسل کو تباہ کرتے ہیں پس بخدا حقیقت میں بربریت اور فساد عظیم تو یہ ہے۔ اور اللہ ان مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور تمام اچھے اور بُرے لوگ شراب کے نقصانات اور افراد اور سوسائٹی اور جوانوں اور عورتوں پر اس کے مہلک اثرات کا اپنی مجلسوں میں اور عام گفتگووں میں برابر ذکر کرتے ہیں۔ جیسے یہ کوئی جنگ ہے۔ جو ان کے شہروں اور ان کے بال بچوں کو تباہ کر رہی ہے اور اس کا نقصان بڑھتا جا رہا ہے۔ اور مہلک اثر پھیلتا جا رہا ہے۔ ان گرم علاقوں میں بھی جیسے نجد و حجاز اور خلیج اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں۔

جب کوئی نوجوان بچپنے میں شراب کا عادی ہوجاتا ہے تو اس کی عمر ابتداء شباب ہی میں گھٹ جاتی ہے[1]۔ اسطرح کہ وہ بیس، تیس سال سے آگے تک نہیں پہنچ پاتا اور وہ کثرت شراب کی بناء پر جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔ شراب نوشی معاصی کا وہ بھنور ہے جس میں پڑنے والا توبہ کے بغیر نجات نہیں پاتا۔ اور آدمی بڑی بڑی شخصیتوں کے ساتھ پاک دامنی، عزت اور حسن خلق کے ساتھ رہتا ہے۔ لیکن جب وہ شراب پینے لگتا ہے اور نشہ اس کے دماغ میں سرایت کرتا ہے تو وہ اچھی عادات سے محروم ہوکر بُرے اخلاق کا عادی ہوجاتا ہے اور اپنے اقرباء اور ہمنشینوں سے بھی گھبرانے لگتا ہے۔ اس کے چہرہ پر مصیبت و بیماری کے آثار ظاہر ہوجاتے ہیں۔ گھر والوں پر اس کی درندگی کا اثر قائم ہوجاتا ہے اسکو لوگوں سے نفرت ہوجاتی ہے اور لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح وہ زندگی بھر اس تکلیف دہ عادت کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ اس سے چھٹکارا چاہتا ہے لیکن بے بس رہتا ہے۔ یہی عادت اسکی اولاد تک میں سرایت کر جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی اس بری عادت اور طریقہ کے پیروکار ہوتے ہیں۔

جو لوگ شراب کے نقصانات اور سوسائٹی اور عورتوں اور جوانوں کے اخلاق کی بربادی کو دیکھتے ہیں پھر بھی اس کی تجارت کرتے ہیں اور خفیہ طریقہ سے شہر میں اس کو لانے کا بندوبست کرتے ہیں۔ جبکہ وہ مسلمان بھی ہیں تو ایسے لوگوں میں نہ دینی غیرت ہے نہ وطنی حمیت یہ وہی لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کی اشاعت ہو اور انکی بُرائی کے لئے

---

[1] بیمہ کمپنیاں جب کسی شخص کی زندگی کا بیمہ کرنا چاہتی ہیں تو اچھی طرح تحقیق کرتی ہیں کہ وہ شرابی تو نہیں۔ اگر اسکو معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ شرابی ہے تو اس کا معاہدہ نہیں کرتیں۔ خصوصاً معاملہ اگر کسی نوجوان کا ہو اسلئے کہ وہ جانتی ہیں کہ اس کی عمر عام عمر سے پہلے ہی ابتداء شباب میں ختم ہوجائے گی اور کمپنی کو اس کی زندگی کے خاتمہ سے خسارہ ہوگا۔ کیونکہ شراب اس کی جلد ہلاکت کا باعث ہے۔

یہی کیا کم ہے کہ وہ لالچ میں گرفتار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر اس کے بیچنے اور خریدنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ شراب کی قیمت بھی حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی سیڑھیوں پر فتح مکہ کے دن خطبہ دیا جسمیں آپ نے فرمایا۔

ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام۔ (بخاری ومسلم) بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار اور سور اور بتوں[1] کی تجارت کو حرام کیا ہے۔

انسان کا شہر اس کی اس ماں کے برابر ہے جس نے اس کو جنا اور اپنا دودھ پلایا جو شخص شراب اپنے شہر تک لاتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی ماں تک برائی کو پہنچاتا ہے ایک غیرت مند مسلمان کا فرض تھا کہ اپنے شہر والوں کے ساتھ نیکی کرتا اور ان تک صرف اس چیز کو آنے دیتا جو ان کے لئے مفید ہوتی۔ اور اس چیز کو روکتا جو ان کے لئے مضر ہوتی۔ کیونکہ شہر والے اس کے جسم کا ٹکڑا ہیں۔ جو چیز اس کو بری لگے گی اور جو اس کے لئے تکلیف دہ ہوگی وہ سب کیلئے بھی تکلیف دہ ہوگی۔ اور حرام شراب کا شہر میں داخل کرنا شہریوں کیلئے زہریلی غذا اور پانی پہنچانے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لئے کہ زہر آلود کھانے اور پینے تو صرف بدن کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کو کھا کر مرنے والے اللہ کے یہاں شہید سمجھے جاتے ہیں

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مردار کی چربی کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے کیونکہ اس سے کشتیوں کو روغن دیا جاتا ہے۔ اور لوگ چراغ جلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اسکا استعمال حلال نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے جب انپر مردوں کی چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسکو پگھلایا اور بیچ دیا اور اسکی قیمت کھا گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں شراب اور سور کے گوشت کی حرمت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اسلئے کہ اللہ جب کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی تجارت اور قیمت کو بھی حرام قرار دیتا ہے۔ اور صحیحین میں حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو یہ خبر لگی کہ ایک شخص نے شراب بیچی ہے تو آپ نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے۔ کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے جب انپر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسکو پگھلا کر بیچا اور اسکی قیمت کھا گئے۔

لیکن شراب تو بدن اور عقل اور دین سب کو تباہ کرتی ہے۔ اور جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ شراب نوشی کو جائز سمجھتا تھا تو وہ اللہ سے بت پرست کی طرح ملے گا۔ لہذا اسلامی اخوت اور عربی نخوت کا تقاضا ہے کہ اس نقصان دہ چیز کی تجارت سے نفرت کی جائے کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور اس کے بیچنے والے اور خریدنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اور اس کی قیمت اور نفع کا کھانا حرام

| | |
|---|---|
| فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ | جسکے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی |
| مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ | اور وہ باز آیا اس نے جو کچھ کیا کیا اور اس کا |
| اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ | معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جو دوبارہ کرے تو |
| (البقرۃ — ۲۷۵) | یہی جہنم والے ہیں جسمیں ہمیشہ وہ رہیں گے۔ |

| | |
|---|---|
| الا ان شرب الخمر ذنب معظم | یزیل صفات الآدمی المسدد |
| یاد رکھو شراب نوشی بڑا گناہ ہے جو ایک اچھے | آدمی کی صفات کو ختم کر دیتی ہے |
| ویلحق بالانعام بل ھو دونھا | ویخلط فی أفعاله غیر مهتد |
| اور جانور بلکہ اس سے بھی نیچے پہنچا دیتی ہے | اور آدمی کے افعال میں نامناسب باتیں ملا دیتی ہے |
| یزیل الحیاء عنه ویذهب بالغنی | ویوقع فی الفحشاء قتل التعمد |
| انسان سے حیا دور کرتی ہے اور اسکی دولت کو ختم کرتی ہے | اور اسکو بے حیائی اور قتل عمد کا مرتکب کرتی ہے |
| فکل صفات الذم فیها تجمعت | لذا سمیت ام الفجور فاسند |
| تمام بری صفات اسمیں جمع ہوئی ہیں | اسی لیے اس کو ام الخبائث کہا گیا ہے |

کچھ آوارہ مزاج نوجوان اور عیاش تجار اپنی عقل اور جد وجہد اور اہتمام کو پوری طرح نصاریٰ کے اعمال اور ان کی عادات کی تقلید میں صرف کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ نصاریٰ کی بدخلقیوں کی بھی تقلید میں کوشاں ہیں۔ وہ اپنی ناقص رائے اور حقیر عزم سے یہ سمجھتے ہیں

Mukhtar Ahmed Khan
Batyaar Ali Kadal

کہ تہذیب اور تمدن اور ترقی و تقدم یہ ہے کہ ہر طرح کے فسق و فجور شراب نوشی اور بے حیائی کو بڑھاوا دیا جائے اور بے حیائی اور بے پردگی میں نصاریٰ سے مقابلہ کیا جائے۔ جہالت نے ان کو بُری طرح مسخ کر دیا ہے اور ان پر غباوت کا پردہ چڑھ گیا ہے اور ان کو اللہ کی طرف سے پورے دھوکہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ بخدا یہ لوگ گمراہی کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور ذلت کی کھائی میں گر چکے ہیں اور اس مذموم اخلاق سے راضی ہو چکے ہیں جس کو انکی مریض جہالت اور بد خلقی اور فساق کی ہمنشینی نے ان کے سامنے پیش کیا ہے، اگر وہ اپنی اسی عادت پر جمے رہے اور اپنی سیرت کو بدلا نہیں اور اپنے رب کی اطاعت کی طرف لوٹے نہیں اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے باز نہیں آئے تو وہ ان معایب کے لئے مثال بن جائیں گے اور برائیوں کے تیر کے لئے تیر انداز بن جائیں گے۔ اور تاریخ ان کے ان بُرے کاموں کو ریکارڈ کرے گی جس سے انھوں نے ان سلف صالحین کی سیرت کی مخالفت کی تھی جنھوں نے اپنے تمسک بالدین اور اطاعت الٰہی سے ان کو عزت دی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا ان میں امن کا مستحق کون ہے کاش تم جان سکو اور سوچ لو اپنی غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اپنی لغزشوں سے توبہ کرو اور اپنے رب کے فرائض کی پابندی کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

"اے نبیؐ ان سے کہو آؤ۔ میں تمہیں سناؤں
کہ تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں
یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین
کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو مفلسی کے
ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور
ان کو بھی دیں گے۔

(الانعام۔ ۱۵۱)